بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

ماہ اکتوبر ۱۹۷۳ء کا یہ شمارہ جس وقت آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے، اس وقت سنہ ۱۳۹۳ھ کے رمضان شریف کامہینہ شروع ہوچکا ہے۔ اور آپ خالق کائنات کی رضا و خوشنودی کے لئے روزے سے ہیں۔ روزہ اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل ہے اور بندہ کے لئے اصلاح نفس کا ایک موثر اور بے مثال ذریعہ۔ اس سے انسانی نفس کے بے پناہ جذبہ اشتہاء پر آدمی کو مضبوط گرفت حاصل ہو جاتی ہے اور اسے یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ جب چاہے اپنی خواهش نفس کو قابو میں کرلے۔ روزہ دین اسلام کا چوتھا عملی رکن ہے۔ دین کی بنیادیں پانچ ارکان عملی پر قائم ہیں۔ اول پانچ باتوں کا اقرار۔ (توحید باری تعالی۔ رسالت جمیع انبیاء۔ وجود ملائکہ، صداقت جمیع کتب اللہ، یوم قیامت) دوم نماز سوم زکوۃ، چہارم صوم (روزہ) پنجم حج بیت اللہ،

رمضان شریف کے روزے فرض ہیں اس سے انکار کے بعد آدمی مسلمان نہیں رهتا، اور بغیر عذر رمضان کے روزے نہ رکھنے والا بدترین فاسق ہے۔ ہمارا فریضہ ہے کہ اس کو سمجھائیں اور بار بار تاکید کریں، اگر پھر بھی نہ مانے تو اسے ذلیل سمجھیں، ہو سکے تو اس سے ترک موالات کریں۔

روزہ کے وہ فواید اور اللہ تعالی کی طرف سے جو اس کا صلہ اور ثواب ہے اس کا پوری طرح اندازہ ایک انسانی دماغ نہیں لگا سکتا حتی کہ ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا یہ وعدہ بھی مذکور ہے کہ خالق کائنات نے خود اپنے آپ کو روزوں کا صلہ و ثواب قرار دیا ہے۔ ذرا سوچئے تو خود اللہ ہی جس کا ہوجائے اس کو دنیا و آخرت میں کیا کچھ نہ میسر آجائے گا۔ اور کون اندازہ لگا سکتا ہے ان نعمتوں کا جو اسے حاصل ہوں گی۔

اخروی فواید کے علاوہ روزوں کے دنیاوی فواید بھی بہت ہیں۔ اللہ تعالی نے اس کا ایک سب سے بڑا فائدہ یہ بتایا ہے کہ اس کی وجہ سے تم میں تقویٰ کی کیفیت پیدا ہوجائے گی۔ تقویٰ ایک لفظ ہے جس کے اندر معانی کی ایک دنیا پوشیدہ ہے۔ اور قرآن مجید کی یہ ایک خصوصی اصطلاح بھی ہے۔ مختصراً یوں سمجھئے کہ تقویٰ انسانی قلب و دماغ کی اس کیفیت کا نام ہے جس کے زیر اثر آدمی اپنے خالق کو ہر لمحہ حاضر و ناظر سمجھتا ہے، اور اپنے ہر عمل میں اس کی سعی کرتا ہے کہ اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف کوئی حرکت سرزد نہ ہونے پائے۔ آدمی کے اعمال کی دو شکلیں ہوتی ہیں، ابجابی اور سلبی، ان دونوں شکلوں میں اللہ تعالی کی مرضی کو مقصود بنا لینے کا نام تقویٰ ہے۔ اور روزوں کا سب سے بڑا دنیاوی فائدہ یہی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دنیاوی فواید حاصل ہوتے ہیں مثلاً روزوں سے ہمیں دوسروں کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ اور خود ہمارے اندر یہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ کسی اعلی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جفاکشی اختیار کر سکیں اور بڑی سے بڑی تکلیف کو برداشت کرلیں۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا کے ہر مذہب میں موجود ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ روزے تم پر اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے تھے۔ اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ یہودیوں، نصرانیوں، حتی کہ ہندوؤں، بدھوں، تاؤ اور شنتو میں بھی روزوں کا حکم موجود ہے۔ یہ اور بات ہے کہ پچھلی اقوام میں مسلمانوں کی طرح اب وہ پابندی باقی نہیں رہی ہے۔ جیسے انہوں نے اور بہت سے عقاید و اعمال کو اپنی سہل انگاریوں بلکہ اپنے ہوا و ہوس کے ساتھ بگاڑ لیا ہے۔ روزوں سے بھی جی چرانے لگے ہیں۔ یا اس کی ایسی ایسی تاویلیں کر لی ہیں کہ عبادت کا اصل مقصد ہی فوت ہوگیا ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ اب بھی کسی نہ کسی صورت میں روزہ ہر قوم میں عملاً موجود ہے۔

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام مکہ مکرمہ میں بھی روزے رکھا کرتے تھے لیکن برکتوں والے اس خاص مہینہ رمضان مبارک کے پورے روزے مدینہ منورہ میں سنہ ۲ ھجری کے رمضان سے پہلے فرض کئے گئے۔

رمضان شریف کا مہینہ ھماری تاریخ میں بھی بڑا اہم مہینہ رہا ھے۔ اسی ماہ میں قرآن مجید کی سب سے پہلی آیت نازل ھوئی، اسی مہینہ میں غزوۂ بدر ھوا، اسی مہینہ میں مکہ مکرمہ فتح ھوا۔ اسی مہینہ میں سود کی حرمت کا حکم نازل ھوا، اسی طرح زمانۂ رسالت کے بعد بھی رمضان کے مہینہ میں ایسے بیسیوں واقعات ھوئے ھیں جنھوں نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ھے مثلاً سنہ ۹۲ھ میں فتح اندلس، سنہ ۱۰۵ھ میں فتح آرمینہ، سنہ ۱۰۷ھ میں فتح قیساریہ، اور اسلامی تاریخ میں ان کے علاوہ ایسے بہت سے واقعات جو بڑی اھمیت کے حامل ھیں، رمضان شریف ھی کے مبارک مہینہ میں ھوئے ھیں۔ ھماری حالیہ تاریخ میں پاکستان کا قیام بھی سنہ ۱۳۶۶ھ کے رمضان مبارک کی ستائیسویں شب ھی کو ھوا تھا۔ اتفاقاً اس دن اگست کی ۱۴ تاریخ تھی، اور یوم پاکستان ۲۷ رمضان کے بجائے ۱۴ اگست کو منایا جاتا ھے۔

—:—

کسی معاشرے میں جب اخلاقی خرابیاں ایک مقررہ حد تک پہنچ جاتی ھیں تو اس پر اللہ کا عذاب مختلف شکلوں میں نازل ھوتا ھے۔ کبھی سیاسی غلامی کی شکل میں، کبھی بدامنی اور بے چینی کی شکل میں، اور کبھی طبعیاتی مشکلات اور تباھیوں کی شکل میں۔ ھم سب کچھ حکومت کے سر تھوپ کر اپنے آپ کو بے گناہ و معصوم قرار نہیں دے سکتے، ایسا کرنا نادانی اور خود فریبی کے سوا کچھ نہیں ھے، حکومت خود ھماری ھی ایک ھئیت اجتماعی ھوتی ھے۔ ھم سے بالکلیہ الگ کوئی حقیقت نہیں ھوتی ھے۔ مرحوم اقبال نے بڑے پتہ کی بات کہی ھے۔

مجلس نظم حکومت چہرۂ زیبائے قوم